بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷

لاہور (پاکستان)

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ،،
سہ ماہی ۷ ،،
ماہوار ۱½ ،،

یوم سہ شنبہ
۵ شعبان ۱۳۶۹ ہجری

خطبہ نمبر ۲۰

قیمت ۱؍

جلد ۳۸	۲۳ ہجرت ۱۳۲۹ ہش	۲۳ مئی ۱۹۵۰ء	نمبر ۱۲۰

اخبار احمدیہ

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق مکرم عبدالباری صاحب پرائیویٹ سیکرٹری نے حسب ذیل اطلاعات ارسال کی ہیں۔

ربوہ ۱۸ مئی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج اسہال کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

ربوہ ۲۰ مئی۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت ناساز ہے احباب حضور کی صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۲ مئی۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کو رات تین بجے تک نیند نہیں آئی اور صبح سانس کی تکلیف شروع ہوگئی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ربوہ ۲۲ مئی۔ کل مولانا مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر کی صاحبزادی امۃ الرحمن صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں دیگر اکابر سلسلہ کے علاوہ حضرت مفتی محمد صادق نے بھی شرکت فرمائی۔ اور آخر میں ایک لمبی دعا کی۔

عزیزہ کا نکاح حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ مئی کو ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس سے پڑھا تھا۔

مختصرات

نیویارک:۔ ۲۲ جون۔ سر اوون ڈکسن نے اس امید کا اظہار کیا ہے کہ وہ متعینہ میعاد کے اندر اندر اپنے مشن میں کامیاب ہو جائیں گے۔

آسٹیلن ۲۲ مئی۔ خان لیاقت نے جنوبی امیوڑے میں دھماکے سے شدید جانی و مالی نقصان ہونے پر گہرے افسوس اور ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

کراچی ۲۲ مئی وزیر اعظم سندھ نے بتایا ہے کہ ان کی حکومت نے جنگ شاہی کے نزدیک سندھ کے نئے دارالحکومت کے نقشے کی حکومت مرتب کر لی ہے۔

ڈھاکہ۔ ۲۲ مئی مشرقی و مغربی بنگال اور آسام کے چیف سیکرٹریوں کی کل شیلانگ میں کانفرنس شروع ہوگی اس میں تری پورہ کے چیف کمشنر بھی شامل ہوں گے۔

پنجاب میں صنعتی ترقی کی رفتار تیز تر کرنے کیلئے صنعتی منصوبہ بند کمیٹی کا قیام

لاہور ۲۲ مئی آج تاجروں اور صنعت کاروں کی کانفرنس میں آنریبل شیخ صادق حسن منسٹر مالیات نے حکومت پنجاب کی پالیسی کے اہم نکات واضح کرتے ہوئے کہا کہ صنعتی ترقی کی کارپوریشن کے ماتحت متعدد کارپوریشنیں ہوں گی جن میں سے ہر ایک کارپوریشن کو کسی خاص صنعت میں مہارت حاصل ہوگی۔ ان کارپوریشنوں کے قیام کا یہ مقصد ہے کہ پاکستان میں پٹ سن۔ کاغذ سازی جہاز سازی کی انجینئرنگ بڑے پیمانہ پر کیمیاوی اشیاء کی تیاری اور کھاد تیار کرنے والی اہم صنعتوں کو قائم کرنے کیلئے عوام میں زیادہ سے زیادہ شوق پیدا کیا جائے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ صوبائی دائرہ میں چھوٹی چھوٹی صنعتوں اور گھریلو دستکاریوں کے کارکنوں پر مشتمل انڈسٹریل کوآپریٹو سوسائٹیوں کے ذریعہ امداد باہمی کے اصولوں پر شہروں میں چھوٹی چھوٹی دستکاریوں کو منظم کرنے کی ایک مہم جاری کی گئی ہے۔

سال رواں کے میزانیہ میں ان اداروں کو امداد اور قرضے دینے کیلئے علاوہ ازیں ایک لاکھ روپے اور پانچ لاکھ روپیہ رکھا گیا ہے جو مختلف قسم کی چھوٹی چھوٹی گھریلو صنعتوں میں مصروف ہیں۔ جنرل سازی کو فروغ دینے کیلئے سولہ ہزار تین سو روپیہ کی ایک رقم پہلے ہی بندوقیں بنانے والوں کو امداد کے طور پر دی گئی ہے۔ آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے بتایا کہ اس بارے میں بھی غور کیا گیا ہے کہ لاہور میں ایک صنعتی و تجارتی نمائش گھر قائم کیا جائے جہاں مکمل شدہ مصنوعات کے نمونے نمائش کیلئے رکھے جائیں۔ آپ نے بتایا کہ اس سال کے اختتام تک راولپنڈی میں ریشمی دھاگہ کے سرکاری کارخانے کے چالو ہونے کی توقع ہے۔ آلات جراحی کی صنعت میں ترقی کی خاطر ذرائع و اسباب دریافت کرنے کیلئے ایک مشاورتی کمیٹی قائم کی گئی ہے اور سیالکوٹ میں آلات جراحی اور متعلقہ کاروبار کو ترقی دینے والے سرکاری مرکز کی از سر نو تنظیم کیلئے دو لاکھ بہتر ہزار روپیہ کی ایک رقم رکھی گئی ہے۔ آپ نے بتایا کہ مرکزی حکومت اب تک ۲۷ بڑی بڑی صنعتیں براہ راست اپنے کنٹرول میں لے چکی ہے۔ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا صاف بات تو یہ ہے کہ میں پنجاب میں صنعتی ترقی کی رفتار کو کم از کم وقت میں تسلی بخش بنانا چاہتی ہے۔ اس مقصد کیلئے حکومت نے ایک صنعتی منصوبہ بند کمیٹی قائم کی ہے جس میں سرکاری اور غیر سرکاری افراد شامل ہیں یہ کمیٹی ترقی کا ایک پانچسالہ پلان بنائیں گے کمیٹی کے افراد کا تقرر ہو چکا ہے اور یہ لوگ جلد ہی کام شروع کر دیں گے۔

آپ نے صنعت کاروں اور کاروباری حضرات کو کہا کہ وہ صنعت تجارت اور سیلز ٹیکس کے متعلق تین چھوٹی کمیٹیاں مقرر کریں جو ایک ماہ کے اندر متعلقہ امور کے بارے میں حکومت کے سامنے موزوں تجاویز پیش کریں۔ صنعتی کاموں میں روپیہ لگانے کے کام کی سست رفتاری پر اظہار افسوس کیا۔ آپ نے آخر میں تجارت کے مختلف اداروں اور تجارتی ایسوسی ایشنز سے اپیل کی کہ وہ مل کر ایک متحدہ ایوان تجارت قائم کریں۔ اس کانفرنس میں ...

اقلیتی معاہدے سے صورت حالات واقعی بہتر ہوگئی ہے

آسٹیلن ۲۲ مئی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں آج ٹیکساس کے دارالحکومت آسٹین میں پہنچ گئے۔ آپ نے کہا مجھے ٹیکساس دیکھنے کا بہت شوق تھا کیونکہ اس کے بعض میدانوں نے بہت ترقی کی ہے۔ مثال کے طور پر تیل کی پیداوار میں خاص طور پر ترقی کی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ پاکستان میں بھی پٹرول کے بہت سے ذخیرے موجود ہیں۔ اس کے بعد آپ نے آسٹین میں اخباری نمائندوں کی ایک کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ پاکستان کی یہ خواہش ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل آزاد اور غیر جانبدارانہ استصواب کے ذریعہ ہو۔ آپ نے کہا اقلیتی معاہدے سے دونوں ملکوں میں فضا نسبتاً بہتر ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم ہندوستان نے بھی کل نئی دہلی میں اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ اس معاہدے کے بعد عوام اور حکومتوں کا خوف بہت حد تک دور ہو گیا ہے۔ اور دونوں طرف سے بازیان وطن کی تعداد نسبتاً کم ہو گئی ہے اور اب وہ لوگ واپس اپنے گھروں میں بسنے کے خواہشمند ہیں۔

نئی دہلی ۲۲ مئی ایک اطلاع کے مطابق جولائی کے پہلے ہفتے میں عبادت گاہوں کے متعلق نئی دہلی میں ایک غیر سرکاری کانفرنس منعقد ہوگی۔

راولپنڈی ۲۲ مئی۔ آج صبح نہو مہنڈادن سینما میں آگ لگ گئی جس سے ساری عمارت جل کر راکھ ہوگئی۔ تقریباً پچاس ہزار روپے کا نقصان ہوا۔ (داستار)

برمی وزیر اعظم تھاکن نو کو امام مسجد احمدیہ لنڈن کا تحفہ

قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ و تفسیر

لنڈن ۱۱ مئی۔ لنڈن کی مسجد کے امام ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب باجوہ کی زیر قیادت احمدیہ جماعت کا ایک وفد کل برمی سفارت خانہ میں وزیر اعظم تھاکن نو سے ملا اور انہیں برما کے مستقبل کے لئے جماعت کی دعاؤں کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کا ایک نسخہ معہ انگریزی ترجمہ و تفسیر تحفۃً پیش کیا۔ وزیر اعظم نے اس مقدس تحفہ کو سرو قد کھڑے ہو کر وصول کیا اور کہا کہ اب تک انہوں نے جستہ جستہ ترجمے اور اقتباسات پڑھے تھے۔ لیکن اب وہ پورے ترجمہ کا مطالعہ کریں گے۔

خیر سگالی کے جذبات کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ برما کی حالت میں اب بہت کچھ اصلاح ہو گئی ہے۔ انہوں نے احمدیہ جماعت میں دلچسپی ظاہر کی۔ اور اس کے بانی کے سوانح حیات کی فرمائش کی۔ (داستار)

درخواست دعا۔ خاکسار کی والدہ ... اور اب انہیں میو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد صادق واقف زندگی احمد نگر

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ... مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ... وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

گنج میں جماعت احمدیہ کا کامیاب تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۱ مئی بروز اتوار جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ نے مقامی مخالفانہ حالات کے پیش نظر ایک تبلیغی جلسے کا انتظام کیا جس میں جماعت احمدیہ کے معتقد علی و اور لاہور کی جماعت کے احباب نے بھی شرکت کی۔

پہلا اجلاس بعد نماز عصر بوقت ساڑھے پانچ بجے زیر صدارت مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی شروع ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مبسوط تقریر فرمائی اور عام فہم اور قطعیہ دلائل سے حضور کی صداقت ثابت کی۔ آپ کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مغربی افریقہ نے جماعت احمدیہ کے مبلغین کے ذریعے اکناف عالم میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کی اور مغربی افریقہ میں آپ کو پیش آمدہ بعض ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ اس کے بعد یہ اجلاس صاحب صدر کے صدارتی ریمارکس اور دعا کے بعد برخواست ہوا۔

دوسرا اجلاس زیر صدارت جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب بوقت ۸½ بجے شام بعد نماز عشاء شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم مہاشہ محمد عمر صاحب نے "جماعت احمدیہ اور پاکستان کا قیام" پر فرمائی اور پاکستان کے قیام استحکام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات اور قربانیوں کو بیان کرنے کے علاوہ مخالفین کے بعض اعتراضات کا بھی جواب دیا۔

آپ کے بعد مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی نے "اجرائے نبوت" پر ایک مدلل اور مفصل تقریر فرمائی۔ آیت خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے ثابت کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اعلیٰ و افضل شان کے پیش نظر اس آیت کا صحیح اور معقول مفہوم وہی ہو سکتا ہے جو جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے یعنی یہ کہ آپ افضل النبیین ہیں۔

مکرم مولوی غلام احمد صاحب کے بعد مکرم محترم گیانی واحد حسین صاحب نے صداقت احمدیت پر پنجابی میں بڑی دلچسپ تقریر فرمائی اور عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد کوئی نئے عقائد نہیں بلکہ بعینہٖ صحیح اسلامی عقائد ہیں۔ آپ کی تقریر میں حاضری غیر معمولی طور پر زیادہ تھی۔ تمام تقاریر بڑے اطمینان اور سکون سے سنی گئیں اور سوائے ایک دو فتنہ پردازوں کے ناقابل اعتنا شور و غوغا کے باقی پبلک بڑی توجہ سے روئداد سنتی رہی۔ بالآخر صاحب صدر نے دعا فرمائی۔ اور جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا۔ جماعت گنج کی طرف سے جلسہ کا انتظام بڑا اچھا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ مستورات کے لئے بھی علیحدہ جگہ بنائی گئی۔ باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے کھانے رہائش کا انتظام بھی تسلی بخش تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس جلسہ کے نیک نتائج پیدا فرمائے (نامہ نگار)

۳۱ مئی

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے والے دوستوں کی دوسری فہرست انشاء اللہ تعالےٰ ۳۱ مئی کی شام کو سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور دعا کے لئے پیش ہوگی مقامی سکرٹریان مال کو چندہ ادا کرنے والے دوستوں کی اطلاعات اس تاریخ تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیے۔ بیرونی مشنوں کو فوری طور پر اکٹھے تبلیغی اخراجات کی ادائیگی کی ضرورت کے پیش نظر امید ہے دوست اپنے اوپر تنگی برداشت کرتے ہوئے بھی اپنی اس اہم ذمہ واری کو ادا فرمانے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرما دے۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید)

ڈیرہ غازیخاں میں تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ ضلع ڈیرہ غازی خان کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ مئی ۱۹۵۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار۔ ایک تبلیغی جلسہ اور اتحاد کانفرنس بمنظوری جناب ناظر صاحب دعوۃ و تبلیغ منعقد ہوگی۔ مرکز سے اٹلی، جانا افریقہ کے مبلغین کے علاوہ جناب مکرم مولانا مولوی ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ محترم مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل اور جناب محترم مولوی محمد حسین صاحب اور مکرم جناب ملک عبدالرحمن صاحب خادم کی تشریف آوری متوقع ہے۔ احباب جماعت بالخصوص ملتان، منٹگمری، خانیوال، مظفرگڑھ لیہ اور ڈیرہ غازیخاں سے التماس ہے۔ کہ وہ اس اہم جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے کثرت سے شامل ہوں۔ ہماری غریب جماعت اپنی طاقت کے مطابق اپنے بھائیوں کے قیام و طعام کا انتظام کرے گی۔

بیرون ضلع سے تشریف لانے والے احباب اگر ۲۵ مئی کی صبح کو ملتان پہنچ جائیں۔ تو مبلغین کرام کے ساتھ پنجاب ٹرانسپورٹ کی موٹروں کے ذریعہ اسی دن شام کو ڈیرہ غازیخاں پہنچ کر جلسہ کے تینوں دنوں سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ہمارا یہ جلسہ اور اتحاد کانفرنس اپنی نوعیت کا پاکستان بننے کے بعد پہلا جلسہ ہے۔ اسے کامیاب بنانا ہم سب کا فرض ہے

خاکسار عبدالرحمن مبشر مولوی فاضل سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں

احتجاج اے احتجاج

کل جو نکلے تھے ستم گر پھر نکل آئے ہیں آج
کوچہ و بازار میں ہے پھر لگے بازی کا راج

احتجاج اے احتجاج

پھر شریفوں کی اچھالی جا رہی ہیں پگڑیاں
مانگتا ہے دیو دشنام آدمیت سے خراج

احتجاج اے احتجاج

پھر گزرگاہوں کے سر پر اک قیامت ہے بپا
ٹکڑے ٹکڑے ہو کے پھر اڑتے ہیں عزت کے زجاج

احتجاج اے احتجاج

ثاقب

نتیجہ امتحان جماعت چہارم مدرسہ احمدیہ

رول نمبر	نام	نمبر حاصل کردہ	کیفیت
۲۱۳	محمد سلطان اکبر	۴۸۴/۶۷۵	پاس دوم
۲۱۷	عبدالرشید جالندھری	۳۸۰	"
۲۱۹	سید عبدالحی	۵۳۶	" اول
۲۲۰	عزیز احمد	۳۶۷	"
۲۲۱	سلطان محمود انور گجراتی	۴۱۱	"
۲۲۳	منیر احمد عارف	۳۴۴	"
۲۲۴	عبدالحلیم کاٹھ گڑھی	۴۰۶	"
۲۲۶	محمد اسلم فاروقی	۴۴۳	"
۲۲۷	حیات عمر	۳۶۶	"

مندرجہ ذیل طلباء کمپارٹمنٹ میں آئے۔

۲۱۴۔ سید صدیق احمد نحو کمپارٹمنٹ
۲۱۶۔ غلام مرتضےٰ۔ صرف۔ قرآن مجید "
۲۲۲۔ مرزا عبدالحق۔ صرف "
۲۲۸۔ برکت اللہ محمود صرف "
۲۲۹۔ محمود احمد سعید۔ صرف و قرآن کریم "
۲۲۵۔ شیخ رشید احمد اسحٰق۔ اس طالب علم کا نتیجہ بعد میں شائع ہوگا۔
ان کے علاوہ باقی دو طلباء فیل ہیں۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس تعلیم)

پتہ مطلوب ہے: عبدالوہاب مبشر صاحب ابن بابو عبدالواحد صاحب اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں: خورشید احمد ذکی وڈ برڈ کمپنی وکٹوریہ روڈ کراچی نمبر ۳ صدر

نمبر ۲۰

خطبہ عید الاضحیہ

ہم یہ عید اس بات کے اظہار کے لئے مناتے ہیں کہ ہمارا خدا زندہ ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں

آؤ ہم نئی روح کے ساتھ اُٹھیں اور کوشش کریں کہ ابراہیمی نسل اور بھی پھیلے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ ضلع جھنگ

مرتبہ۔ مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

یہ عید جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے عید الاضحیہ کہلاتی ہے۔ یعنی

قربانی کی عید

اور قربانی کی عید کا لفظ جب بولا جاتا ہے۔ تو اس کے دو ہی معنے ہو سکتے ہیں۔ ایک یہ کہ وہ عید جو قربانی کے نتیجہ میں منائی جاتی ہے۔ اور دوسرے وہ عید جس کے نتیجہ میں قربانی کی جاتی ہے۔ اضافت دونوں قسم کے معنوں پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ اس جملہ میں یہ لفظ دونوں قسم کی حیثیتیں اپنے اندر رکھتا ہے کسی بڑی قربانی کی توفیق پانے پر ہی عید حاصل ہوتی ہے۔ اور خوشی حاصل ہونے کے شکریہ میں بھی قربانی کی جاتی ہے۔ یہ عید اس یادگار میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی کی۔ لیکن

سوال یہ ہے

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اگر اپنے بیٹے کی قربانی کی۔ تو ہمیں کس بات کی خوشی ہے قربانی کرنیوالے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور قربان ہونے والے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہم اس بات پر کسی خوشی کا اظہار نہیں کر سکتے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے توفیق بخشی۔ اور آپ نے اپنے اکلوتے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اس کی خاطر قربان کر دیا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ہمارے زمانہ میں ایک لمبا فاصلہ ہے۔ اور اتنے لمبے عرصہ تک اس واقعہ کی یاد کو تازہ رکھنا کوئی معقول بات نہیں کہلا سکتی۔ دوسرے ہم

حضرت ابراہیم علیہ السلام

کی اس قربانی پر اس لئے بھی خوشی کا اظہار نہیں کر سکتے۔ کہ آپ ایمان اور تقوےٰ میں بہرحال ہم سے زیادہ تھے۔ اور ہم یہ شبہ نہیں کر سکتے۔ کہ شائد وہ یہ قربانی نہ کرتے یا ان کے قدم ڈگمگا جاتے۔ شکر ہے ایسا نہیں ہوا۔ اس طرح تو یہ عید عید نہیں۔ بلکہ شک تذبذب اور بے ایمانی سے بچنے پر اظہار خوشی ہے۔ کیا ہم اس وجہ سے عید مناتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم صلح حدیبیہ کے موقعہ پر کفار کے مقابلہ میں خوب ڈٹے رہے یا کیا ہم اس بات کی عید منایا کرتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم نے جب آپکو دنیاوی لالچ دیا۔ تو آپ ان کے لالچ میں نہ آئے۔ اور اپنے مقصد کے پورا کرنے میں آپ نے کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ یا کیا ہم اس لئے عید مناتے ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے پے در پے اپنی اولادوں کو خدا تعالےٰ کی خاطر قربان کیا۔ بلکہ خود اپنی جانوں کے دینے میں بھی دریغ نہ کیا۔ پس نہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں سے زیادہ ہیں۔ کہ ہم ان

کی خاطر عید مناتے ہیں۔ اور نہ ہمیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ایمان اور تقوےٰ پر کوئی شک و شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ شائد خدا تعالےٰ کی خاطر آپ اپنے بیٹے کو قربان نہ کرتے۔ مگر چونکہ آپ نے ایسا کر دیا۔ اس لئے ہم خوش ہیں کیا ہم آپ کے مقام کو اپنے مقام سے ادنے سمجھتے ہیں۔ کہ ہم کہتے ہیں

خدا تعالےٰ کا فضل

ہو گیا۔ کہ آپ کا قدم نہ ڈگمگایا۔ پس یہ بات غلط ہے۔ کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس قربانی کی وجہ سے یہ عید مناتے ہیں۔ اور اگر ایسا نہیں۔ تو ضرور اس کی کوئی اور وجہ ہے۔ اس عید کا منانا اور پھر ساری دنیا میں اس عید کا منایا جانا کسی خدائی فعل کی وجہ سے ہے۔ اور خدائی فعل کی کوئی معقول وجہ ہونی چاہیئے۔ اسلام سے پہلے بھی تو عرب میں عید منائی جاتی تھی۔ درحقیقت یہ حج کا ہی ایک حصہ ہے۔ لوگ حج کرنے کے بعد خوشی مناتے تھے۔ پھر اسلام کے آنے سے یہ عید ساری دنیا میں منائی جانے لگی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آخر

وہ کیا وجہ ہے

جس کی وجہ سے یہ عید ساری دنیا کے لئے کر دی گئی۔ اور صرف ہم ہی یہ عید نہیں مناتے بلکہ ساری دنیا میں یہ عید منائی جاتی ہے۔ اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ یہ بات یقیناً نہیں۔ کہ یہ عید ہم اس لئے مناتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کسی بے ایمانی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ اور نہ ہی ہم اس لئے عید مناتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی کی۔ محض حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے بیٹے قربان کر دینا کیا ہمارے لئے خوشی کا موجب ہو سکتا ہے۔ ایک ایسا شخص جو چار ہزار سال پہلے گذرا ہے۔ ایک ایسا شخص جس کے ساتھ نہ ہمیں کوئی جسمانی رشتہ ہے۔ اور نہ سیاسی۔ پھر اس کے ساتھ ہمارا کوئی تمدنی رشتہ بھی نہیں۔ پھر اس کے اور ہمارے درمیان ایک ایسا راہبر آ جاتا ہے۔ جس کی عزت ہمارے دلوں میں اس سے زیادہ ہے جو خاتم الانبیاء ہے جو سید ولد آدم ہے۔ بلکہ جو سید الانبیاء ہے۔ پس گو وہ ایک قربانی کرتا ہے۔ بے شک وہ بہت بڑی قربانی ہے۔ لیکن ہم اس قربانی کی وجہ سے عید کیوں منائیں۔ پھر کیا ہم اس لئے خوشی مناتے ہیں۔ کہ شائد حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا تعالےٰ کے حکم کی اطاعت میں

اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی

نہ کرتے۔ ہم شکر کرتے ہیں کہ ان کو ٹھوکر نہ لگی؟ یہ بات بالبداہت غلط ہے ابراہیم علیہ السلام کے پایہ کے آدمی کو ٹھوکر لگ ہی نہ سکتی تھی۔ ابو الانبیاء کا مقام یقیناً ٹھوکر والوں سے بہت اونچا تھا۔ غرض ہماری اس عید کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ یا یہ کہ ہم اس لئے عید مناتے ہیں کہ خدا تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنے اکلوتے بیٹے

کے ذبح کرنے کا حکم دیا۔ اور انہوں نے اسے ذبح کرنے پر آمادگی کا اظہار کیا۔ یا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام قربان ہونے کے لئے تیار ہو گئے۔ اور یا ہم اس لئے عید مناتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچا لیا۔ ان دونوں باتوں میں سے کوئی بھی ایسی بات نہیں جس کا

براہِ راست ہم سے تعلق

ہو۔ یا اس کے واقع ہونے پر ہمیں خوشی کا حق پہنچتا ہو۔ یا جو اتنی اہم ہو۔ کہ اسکی مثال دوسرے انبیاءؑ میں نہ پائی جاتی ہو۔ اس واقعہ پر ہمارا خوشی منانا ایسا ہی مضحکہ خیز ہے۔ جیسے مثلاً چنیوٹ یا احمد نگر میں کسی عام شخص کے ہاں لڑکا پیدا ہو۔ اور صوبہ بمبئی کا گورنر اسکی خوشی میں صوبہ بھر میں چھٹی کا اعلان کر دے۔ کیا کوئی شخص اس گورنر کو عقلمند قرار دے گا۔ اسی طرح حضرت اسماعیلؑ کے بچائے جانے کا واقعہ ہے۔ ہم اس امر پر بھی خوشی نہیں منا سکتے۔ کہ خدا تعالےٰ نے حضرت اسماعیلؑ کو قربانی کے اثرات سے بچا لیا۔ کیونکہ اس نے صرف حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ہی نہیں بچایا۔ بلکہ ان کے علاوہ لاکھوں دوسرے اولیاء کو بھی بچایا ہے۔ ہر صحابیؓ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لایا۔ اور آپؐ کے ساتھ لڑائیوں میں شامل ہوا۔ کیا اسکی جان معجزانہ طور پر نہیں بچی۔ چنانچہ

خالد بن ولیدؓ

جب وفات پانے لگے۔ تو آپ رو پڑے۔ ان سے اُن کے ایک دوست نے کہا۔ آپ روتے کیوں ہیں۔ خدا تعالیٰ کے رستہ میں قربانی کرنے کی آپ کو غیر معمولی توفیق ملی ہے۔ اس لئے جب آپ خدا تعالیٰ کے پاس جائیں گے۔ تو انعام پائیں گے۔ خالدؓ نے کہا۔ یہ بات نہیں۔ تم ذرا میرے پاؤں سے پاجامہ اٹھا کر تو دیکھو۔ کیا وہاں کوئی ایسا حصہ ہے جس پر تلوار کا نشان نہ ہو۔ پھر دوسرے پاؤں سے پاجامہ اٹھا کر دیکھو۔ ہاتھوں پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھو۔ پیٹھ کو ننگا کر کے دیکھو۔ میرا سینہ دیکھو۔ غرض سارا جسم دکھانے کے بعد کہا۔ میرے دوست کیا میرے جسم پر کوئی انچ بھر بھی ایسی جگہ باقی ہے۔ جس پر تلوار کا نشان نہ ہو۔ خالدؓ یہ بیان کرنے کے بعد پھر رو پڑے۔ اور کہا۔ میں نے خدا تعالیٰ کے رستہ میں شہادت پانے کے لئے اپنے آپ کو ہر قسم کے خطرات میں ڈالا۔ چنانچہ تم نے دیکھ ہی لیا ہے۔ کہ میرے جسم پر کوئی ایسی جگہ باقی نہیں۔ جس پر تلوار کا نشان نہ ہو۔ لیکن باوجود کوشش کے میں اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اور شہادت نصیب نہ ہوئی۔ اور آج پلنگ پر مر رہا ہوں۔ خالدؓ نے ادب کی وجہ سے اس طرح بچ جانے کے اور معنے لئے۔ انہوں نے سمجھا۔ کہ شاید میں بدقسمت ہوں کہ مجھے باوجود کوشش کے شہادت کا رتبہ نہ مل سکا۔ لیکن ان کے دوست کی جگہ اگر میں ہوتا۔ تو یہ کہتا۔ کہ خالدؓ یہ کتنا بڑا معجزہ ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے کی جان تو خدا تعالیٰ نے ایک دفعہ بچائی۔ لیکن تمہیں خدا تعالےٰ نے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی برکت سے

ہزاروں دفعہ موت سے بچایا۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ بہت سے ایسے واقعات پیش آئے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کی خاطر آپؐ نے قربانی کی۔ اور آپ کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کوئی کم نہ تھی۔ بلکہ زیادہ تھی۔ پس سوال یہ ہے کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی سے زیادہ تھی۔ تو پھر آپ کی قربانی کی وجہ سے ہم کیوں عید نہیں مناتے بے شک عید الفطر محمدی عید ہے۔ اسلام سے قبل یہ عید عربوں میں نہیں منائی جاتی تھی۔ عربوں میں صرف عید الاضحیہ رائج تھی۔ لیکن یہ عید محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی قربانی کی خوشی میں نہیں منائی جاتی۔ حالانکہ آپؐ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کم نہیں تھے۔ اس لئے ہمیں

یہ سوچنا پڑے گا

کہ ایسا کیوں ہوا۔ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک قربانی کی وجہ سے تو عید مناتے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کسی قربانی کی وجہ سے عید نہیں مناتے۔ لازماً ہم اس نتیجہ پر پہنچیں گے۔ کہ اگر مسلمان عید مناتے ہیں۔ تو ضروری ہے۔ کہ اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی شامل ہوں۔ ورنہ آپ کی قربانی ایثار اور جو کام آپؐ نے کیا۔ اور جو عملی نمونہ آپ نے دکھایا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کم نہیں تھا۔ بلکہ بہت زیادہ تھا۔ آج

اس سوال کا جواب

میں دیتا ہوں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کی وجہ سے ہم یہ عید کیوں مناتے ہیں۔ اور ہمارے اس عید کے منانے پر وہ شبہات کس طرح وارد نہیں ہوتے۔ جو میں نے وارد کئے ہیں۔ اس شبہ کا ازالہ کرنے کے لئے ہم بائیبل کا مطالعہ کرتے ہیں۔ بائیبل میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کہا اے ابراہیم تو اپنے اکلوتے بیٹے کو ذبح کر (ہمارے نزدیک اکلوتے بیٹے سے مراد حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں۔ عیسائیوں کے نزدیک حضرت اسحاق علیہ السلام ہیں)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

اس بات کا اپنے بیٹے سے ذکر کیا۔ اور اسے راضی پا کر ساتھ لے گئے۔ اسکی آنکھوں پر پٹی باندھی۔ اور الٹا لٹا دیا۔ اور چھری نکالی۔ تا اسے خدائی حکم کے مطابق ذبح کریں۔ لیکن بجائے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ایک دنبہ ان کے سامنے پیش کیا گیا۔ اور انہوں نے اسے ذبح کر دیا۔ اس طرح حضرت اسماعیل علیہ السلام بچ گئے۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام نے قربانی کا اعلیٰ نمونہ دکھایا یا بقول بائیبل حضرت اسحاق علیہ السلام نے قربانی کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ تو اللہ تعالےٰ نے کہا۔ اے ابراہیم تو نے میری خاطر اپنے اکلوتے بیٹے کو قربان کیا۔ دیکھ میں تیری ذریت کو بڑھاؤں گا۔ اور اسے پھیلاؤں گا۔ جیسے ستارے نہیں گنے جا سکتے۔ اسی طرح

تیری ذریت

بھی نہیں گنی جا سکے گی۔ پھیلنے کے معنے غالب طور پر پھیلنے کے ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کسی کا ایک بیٹا امریکہ چلا جائے ایک افریقہ چلا جائے۔ تو کہیں کہ اسکی نسل پھیل گئی۔ پھیلنے کے تو یہ معنے ہوا کرتے ہیں۔ کہ وہ قوم غلبہ یا بمنزلہ غلبہ حیثیت رکھتی ہو۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ ابراہیمی نسل حضرت اسحاق علیہ السلام کے ذریعہ تمام دنیا میں نہیں پھیل سکتی تھی۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام جن کی طرف "اکلوتا بیٹا" کے الفاظ اشارہ کرتے ہیں۔ ان کی نسل بھی تمام دنیا میں نہیں پھیل سکتی تھی۔ عملاً بھی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل عرب میں ہی محدود رہی۔ اس کے پھیلنے کا وقت تب آیا۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ظاہر ہوئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ مجھے سیاہ و سفید، سرخ اور زرد سبھی کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔ مجھے عربوں کی طرف بھی مبعوث کیا گیا ہے۔ اور مجھے عجمیوں کی طرف بھی مبعوث کیا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کر کے فرمایا ہے۔ اے محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تو کہدے۔ انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔ میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ خواہ وہ کسی ملک کے ہوں۔ خواہ وہ کوئی زبان بولتے ہوں۔ تمام روئے زمین پر بسنے والوں کی طرف مجھے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایسے ملک میں پیدا ہوئے تھے۔ جو تمام دنیا سے منقطع تھا۔ وہ تمدن کے لحاظ سے بھی کمزور تھا۔ وہ علمی لحاظ سے بھی کمزور تھا۔ وہ سیاسی لحاظ سے بھی کمزور تھا۔ اس کمزور ترین ملک میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک کمزور ترین انسان تھے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے آپ کو پہلے اس ملک پر غلبہ عطا فرمایا۔ پھر

پیشگوئی کے مطابق

آپؐ کو ابیض و اسود۔ احمر و اصفر سب میں ہی قبولیت بخشی گئی ہے۔ آپ کا دین مختلف قوموں میں پھیلنا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ وہ دنیا کے کناروں تک پھیل گیا۔ چین میں کروڑوں مسلمان ہیں۔ انڈونیشیا میں نوے فی صدی مسلمان ہیں۔ انڈین یونین میں پچیس تیس فی صدی مسلمان ہیں۔ پھر افغانستان۔ ایران برما۔ شام فلسطین۔ ایبے سینیا۔ وسطی افریقہ۔ شمالی وجنوبی افریقہ۔ مغربی و مشرقی افریقہ۔ امریکہ ایشیا اور یورپ کے بہت سے علاقوں میں لاکھوں کروڑوں مسلمان پائے جاتے ہیں۔ پس آج ایک مسلمان اگر عید الاضحیہ مناتا ہے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے بچا لیا۔ یا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بے ایمانی کا نمونہ نہیں دکھایا۔ اور الٰہی حکم کے مطابق وہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح کرنے پر تیار ہو گئے۔ بلکہ مسلمان جب عید کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔ تو وہ اس بات کی شہادت دیتے ہیں۔ کہ ابراہیم علیہ السلام کے متعلق خدا تعالےٰ کی یہ پیشگوئی کہ ستارے گنے جا سکیں گے۔ لیکن تیری اولاد نہیں گنی جا سکے گی۔ پوری ہو گئی ہے۔ وہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں۔ کہ یہ پیشگوئی دراصل

محمدی پیشگوئی تھی

اور ابراہیمی نسل کے پھیلنے کا وقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کا زمانہ تھا۔ پس یہ عید بے شک حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی یادگار ہے لیکن یہ اس بات کی شہادت ہے۔ کہ چار ہزار سال قبل حضرت ابراہیم علیہ السلام پر خدا تعالیٰ کا جو کلام نازل ہوا تھا۔ وہ

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت

کے متعلق تھا۔ اور آپؐ ہی کے ذریعہ پورا ہوا۔ اسی عید کے ذریعہ ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اب ابراہیمی نسل وہ نہیں۔ جو حضرت ابراہیمؑ کے نطفہ سے پیدا ہوئی۔ بلکہ ابراہیمی نسل وہ لوگ ہیں۔

میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ آج ہم

اس لئے جمع ہوئے ہیں

تا اس بات کا اعلان کریں کہ ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روحانی اولاد ہیں۔ اور اُن پر نازل شدہ خدا تعالےٰ کے کلام کو پورا کرنے والے ہیں۔ ہم آج جمع ہو کر اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ وہ کلام جو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر مکہ میں بھی نہیں بلکہ فلسطین کے جنوبی اور عرب کے شمالی حصہ میں ایک ریگستان اور کم آبادی والی جگہ میں نازل ہؤا۔ اور ایک ایسے شخص پر نازل ہؤا۔ جو اپنی قوم اور ملک سے نکالا گیا تھا۔ جس کی ساری مالی حیثیت چند گائے اور بکریاں تھیں۔ اور افراد کے لحاظ سے اُس کا خاندان اُس کے بھتیجے کو ملا کر پندرہ بیس افراد پر مشتمل تھا وہ جب اکلوتے بیٹے کو ذبح کرنے پر تیار ہؤا۔ تو خدا تعالےٰ نے کہا میں تیری اولاد کو

دنیا کے کناروں تک

پھیلاؤں گا۔ اور تیری نسل کو اس قدر ترقی دوں گا کہ ستارے گنے جا سکیں گے مگر تیری اولاد نہیں گنی جا سکے گی۔ یہ بات حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق ہی کہی گئی تھی۔ جس کی نسل کے پھیلنے کے ذرائع موجود نہیں تھے۔ حضرت اسحٰق علیہ السلام کی نسل بھی دنیا میں پھیلی۔ لیکن اُن کے پاس طاقت تھی۔ جس کے زور پر وہ پھیلی۔ یہودیوں کو ابتدا میں ہی حکومت مل گئی تھی۔ لیکن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل عرب میں ہی محدود رہی۔ اور تہذیب اور ان قوتوں سے جن سے قومیں ترقی کیا کرتی ہیں۔ منقطع رہی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بنی اسمٰعیل میں پھر

دینی رُوح

پیدا ہوئی۔ وہ دنیوی طاقت کی وجہ سے نہیں۔ دینی طاقت کے زور پر دنیا میں پھیلے۔ جہاں جہاں بنی اسرائیل پھیلے ہیں۔ دنیوی طاقت کے زور سے پھیلے ہیں۔ اور ان کا پھیلنا نسلی لحاظ سے پھیلنا کہلا سکتا ہے۔ لیکن یہ پھیلنا کوئی پھیلنا نہیں۔ کیونکہ آخر ہر قوم کے بیٹے ہوتے ہیں۔ اور وہ کچھ نہ کچھ پھیلتی ہے۔ ہاں غیر قوم کے بیٹوں کو چھین کر لے آنا اور اپنی نسل بنا لینا۔ ایک نشان ہوتا ہے۔ اس لئے یہ پیشگوئی بنی اسحٰق کے حق میں پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ وہ نسلی لحاظ سے پھیلے ہیں۔ لیکن اس کے مقابل پر بنی اسمٰعیل بھی دنیا میں پھیلے ہیں۔ مگر انہوں نے جو ترقی کی ہے۔ وہ اس طرح کی ہے۔ کہ اُن میں سے

زیادہ تعداد

دوسروں کے گھروں سے چھین کر لائی گئی ہے۔ ہم مغل ہیں کیا ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی صلبی اولاد ہیں۔ ہم جب اپنے بزرگوں ہلاکو خان اور قبلائی خان کا نام لیتے ہیں۔ تو اُن کے لئے کچھ نہ کچھ اعزاز کا جذبہ ہمارے اندر ضرور پیدا ہوتا ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے اچھی حکومتیں کی ہیں۔ لیکن چنگیز خان اور ہلاکو خان وغیرہ کا نام آنے پر جذبہ نفرت پیدا ہوتا ہے۔ حالانکہ وہ بھی ہماری قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذکر پر جو

جذبہ اکرام

پیدا ہوتا ہے۔ اور آپ کے ذکر سے جو گدگدی ہمارے دلوں میں ہوتی ہے۔ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ذکر پر نہیں ہوتی۔ ہمیں روحانی طور پر ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا ہم اتفاقی طور پر مغلوں کے ہاں پیدا ہو گئے ہیں۔ ورنہ ہم ہیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد۔ مغل ہمیں چرا کر لے گئے تھے۔ اسی طرح ہر قوم کا مسلمان خواہ وہ جاٹ ہو یا راجپوت مغل ہو یا پٹھان۔ یورپین ہو یا ایرانی بلکہ جو اوہ یہودیوں میں سے ہی کیوں نہ آیا ہو۔ اُسے اپنے آباؤ اجداد کے ذکر پر وہ جوش نہیں آتا۔ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر آتا ہے۔ پس درحقیقت

یہ کہنا چاہیئے

کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی نسل دنیا کے کناروں تک پھیل گئی۔ دوسرے لوگوں نے اپنی اولاد حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے گھر میں پھینک دیں۔ اور وہ ان کی اولادیں نہ رہیں۔ بلکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی روحانی اولاد بن گئیں۔ لیکن یہ ہؤا کس کے ذریعہ۔ یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہؤا۔ پس جب ہم عید مناتے ہیں۔ تو اس پرانے واقعہ کی وجہ سے نہیں مناتے۔ بلکہ اس بات کے اظہار کے لئے مناتے ہیں۔ کہ

ہمارا خدا زندہ ہے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں۔ اور ہم جو آپ کی روحانی اولاد ہیں۔ زندہ ہیں ہم اس موقعہ پر جمع ہو کر اور اپنے آپ کو ابراہیمی اولاد کے طور پر پیش کر کے دنیا سے کہتے ہیں کہ دیکھو ستارے گنے جا سکتے ہیں۔ مگر ابراہیمی نسل نہیں گنی جا سکتی۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ فلسطین کے جنوب میں واقع ایک ریگستان میں ایک ایسے شخص پر جس کی کل جائداد چند بکریاں اور چند گائیں تھیں۔ اُس کا خاندان پندرہ بیس افراد پر مشتمل تھا۔ خدا تعالےٰ کا کلام نازل ہؤا کہ جو چار ہزار سال کے بعد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شاندار رنگ میں پورا ہؤا۔ ہم آج

ربوہ میں

جو سینکڑوں سال تک جہاں تک اس جگہ کی تاریخ بتاتی ہے۔ آباد نہیں ہؤا۔ جہاں پانی بھی مشکل سے ملتا تھا۔ جمع ہوئے ہیں۔ اور اس بات کا اظہار کر رہے ہیں کہ جو بات آج سے چار ہزار سال قبل خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہی تھی۔ وہ ہمارے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہے۔ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے اسمٰعیل اور ابراہیم کی اولاد ہیں۔ اور عرب سے ہزاروں میل دور غیر زبانیں بولتے ہوئے ایک اور وادی غیر ذی زرع میں اس امر کی شہادت دے رہے ہیں کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا اور ستاروں کا گننا ممکن ہوگا۔ مگر تیری اولاد کا گننا ممکن نہ ہوگا۔ ہماری طرح اور لاکھوں جگہ پر مسلمان جمع ہو کر اس بات کا ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں کہ

خدا تعالیٰ کا یہ کلام

کہ میں تیری نسل کو بڑھاؤں گا اور اتنا بڑھاؤں گا کہ تارے گنے جا سکیں گے۔ مگر تیری نسل گنی نہیں جا سکے گی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شاندار طور پر پورا ہؤا ہے۔ سو ہم یہاں اس لئے جمع نہیں ہوئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس حکم کے مطابق اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی پیش کی۔ ہم اس لئے یہاں جمع نہیں ہوئے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کمزوری ایمان کا نمونہ نہیں دکھایا۔ ہم اس لئے یہاں جمع نہیں ہوئے کہ خدا تعالےٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو بچا لیا۔ بلکہ اس لئے جمع ہوئے ہیں۔ تا اس بات کا اظہار کریں۔ کہ یہ

معجزانہ کلام

جو خاص شان رکھتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تھا۔ اور انہیں کے ذریعہ سے پورا ہؤا۔ اور ہم اس کے زندہ گواہ ہیں۔ پس جہاں بھی یہ عید منائی جاتی ہے۔ گویا وہاں یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ابراہیمی نسل حضرت اسحٰق علیہ السلام کے ذریعہ نہیں پھیلی بلکہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے پھیلی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ ہمارا یہ دعویٰ غلط ہے۔ یہ پیشگوئی بنو اسحٰق کے حق میں حضرت مسیح کے ذریعہ سے پوری ہوئی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ درست ہوتا۔ تو بنو اسحاق اس واقعہ کی یاد میں کوئی عید مناتے مگر ایسا نہیں ہے۔ صرف مسلمان ہی اس گذشتہ واقعہ کی یاد کو تازہ رکھتے ہیں اور اس طرح اعلان کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ذریعہ سے ابراہیمی نسل پھیلی ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کہ مسیح علیہ السلام نے

اس عہد کو قائم کیا ہے

اور اب ساری دنیا کے مسلمان یہ عید مناتے ہیں نہ کہ مسیحی یا یہودی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بھی عید الاضحیہ عربوں میں منائی جاتی تھی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مبعوث ہونے پر اس پیشگوئی کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اسے عالمگیر بنا دیا۔ اس لئے کہ پہلے عرب صرف حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد تھے۔ لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کے بعد آپ پر ایمان لانے والے سب لوگ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں شامل ہو گئے۔ اور پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آ گیا۔ پھر جہاں ہم یہ عید منا کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ وہاں یہ عید اس طرف بھی اشارہ کرتی ہے۔ کہ ہم تبلیغ کے ذریعہ ابراہیمی نسل کو اور بھی بڑھائیں۔ جتنی جتنی ہم تبلیغ کریں گے اور جتنے جتنے مقامات پر اسلام پھیلے گا۔ اتنے ہی شاندار طور پر یہ پیشگوئی پوری ہوگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو بھی ابراہیم کہا گیا ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں جہاں اس طرف اشارہ ہے کہ آپ کی نسل میں بھی اسمٰعیلی ہجرت کا نمونہ ملے گا۔ وہاں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ یہ پیشگوئی آپ کے ذریعہ اور بھی شاندار طور پر پوری ہوگی۔ خدا تعالےٰ آپ سے اور آپ کی قوم سے تبلیغ کا کام لے گا۔ اور تبلیغ کے ذریعہ ابراہیمی نسل کو دنیا میں پھیلائے گا۔ پس جب ہم اس عید کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ تو اس لئے جمع ہوتے ہیں تا اس نشان کا اظہار ہو اور ہم

نئی رُوح کے ساتھ

اُٹھیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ ابراہیمی نسل اور بھی پھیلے۔ تا وہ نشان پہلے سے دُگنا تگنا بلکہ ہزار گنا زیادہ شان سے ظاہر ہو۔ اور ہم یہ کوشش کریں۔ کہ اس جہان میں سوائے ابراہیمی نسل کے اور کوئی باقی نہ رہے۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھو النّاصر

سلسلہ احمدیہ کے متعلق ایک تاریخی روایت کے بارہ میں ایک مقابل روایت

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی سوانح عمری میں جو حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم کی شائع کردہ بیاض نور الدین کے ابتداء میں درج ہے۔ اور حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ کی نئی طبی کتاب "مائۃ عامل" میں دوائی زدجام عشق کے بارہ میں ایک روایت شائع ہوئی ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ زدجام عشق کا نسخہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا۔ اور یہی نسخہ آپ نے ایک مریض کو دیا تھا۔ جس سے اس کو بہت کچھ فائدہ ہوا۔ اور اس کے اولاد ہوئی۔ اور اس نے آپ کو بہت کچھ انعام دیا یوں تو یہ ایک معمولی بات ہے۔ لیکن تاریخی روایتوں کو زیادہ سے زیادہ صحیح کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے اس بارہ میں جو بات میں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے سنی ہوئی ہے۔ وہ بھی میں درج کرتا ہوں۔ مجھے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا تھا۔ کہ یہ نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کسی اور شخص نے بتایا تھا۔ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نسخہ تیار فرمایا۔ انہی دنوں میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ آپ سے ملنے کے لئے آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ نسخہ بہت اچھا ہے۔ آپ کو بھی میں کچھ دوائی دیتا ہوں۔ آپ بھی استعمال کر کے دیکھیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے وہ دوائی لیکر رکھ لی۔ اور استعمال نہیں کی۔ کیونکہ بوجہ طبیب ہونے کے میرا یہ خیال تھا کہ فائدہ تو تشخیص پر مبنی ہوتا ہے۔ جب تک کسی شخص کی بیماری یا اس کی کمزوری کی وجہ مشخص نہ ہو کسی دوائی کو اس کے لئے مفید نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے میں نے ادب کی وجہ سے دوائی تو رکھ لی مگر استعمال نہ کی۔ واپس جموں جاتے ہوئے میری اہلیہ بھی ساتھ تھیں۔ ہم راستہ میں ایک رئیس کے پاس ٹھہرے۔ اس کے اولاد نہیں ہوتی تھی۔ میری بیوی نے اس کی بیوی سے پوچھا کہ تمہارے اولاد کیوں نہیں ہوتی اس نے کہا اولاد کیا ہونی ہے۔ میرے خاوند میں تو بعض مردانہ کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ آپ ہی حکیم صاحب سے کہیں کہ وہ کوئی دوائی دیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میری بیوی نے مجھ سے یہ ذکر کیا تو چونکہ ہم مسافرت میں تھے اور تو کوئی دوائی تھی نہیں میں نے وہی گولیاں "زدجام عشق" اسکو دیدیں۔ ایک دو دن کے استعمال سے ہی اسے بینظیر فائدہ ہوا۔ جس کا نتیجہ بعد میں معلوم ہوا کہ اس کے اولاد بھی ہو گئی۔ جب ہم چلنے لگے تو اس کی بیوی نے میری بیوی کو یہ کہہ کر آپ نے تو ہمارا اجڑا گھر بسا دیا ہے اپنے سونے کے کڑے اتار کر تحفہ کے طور پر دے دیئے اور مجھے بھی اس رئیس نے بہت سی رقم اور دوسری چیزیں تحفہ میں دیں۔ تب میرے دل میں خیال آیا کہ خدا تعالیٰ کے بندوں کی کوئی بات بھی حکمت سے خالی نہیں ہوتی۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ یونہی دوستانہ رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گولیاں مجھے دے دی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن سے یہ گولیاں اسلئے دلوائی تھیں کہ وہ میرے کام آنے والی تھیں اور مجھے ان سے بہت سا فائدہ پہنچنے والا تھا۔

یہ روایت میں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے سُنی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ روایت بھی ہماری تاریخ میں محفوظ ہو جانی چاہیئے۔ اس روایت کی تفصیلات سے مجھ پر یہ اثر ہے کہ یہ زیادہ صحیح معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ علم روایت میں یہ قاعدہ بیان کیا گیا ہے کہ تفصیلی روایت مجمل روایت کی شارح ہوتی ہے۔ ممکن ہے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مختصراً یہ فرمایا ہو کہ ہم نے یہ گولیاں ایک رئیس کو دیں۔ تو اس کو فائدہ ہوا۔ اور اتنا حصہ روایت کا اوپر والی روایت کے خلاف نہیں بلکہ اس کے عین مطابق ہے۔ اور سننے والے نے دوسرے ذرائع سے یہ بات معلوم کر کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی یہ نسخہ استعمال فرماتے تھے۔ یہ خیال کر لیا کہ وہ رئیس والا واقعہ پہلے کا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس نسخہ کے استعمال کرنے کا واقعہ بعد کا ہے اور اس طرح روایت کی شکل بدل دی۔

نقشہ بیعت ماہ اپریل ۱۹۵۰ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان کے ۲۱۶ احباب نے اور غیر ممالک کے ۳۴ احباب نے بیعت کی درخواست کی تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے (انچارج بیعت ربوہ)

مقام	تعداد
ضلع سیالکوٹ	
سیالکوٹ	۸
ڈنڈ پور کرولیاں	۱
بدو ملہی	۱
دانہ زید کا	۱
بہاری پور	۱
جومان نزد ظفروال	۱
دھرگ میانہ	۱
پٹیالہ	۱
ننگل شاہو	۲
ظفروال	۴
	۲۱
ضلع سرگودھا	
پھلروان	۱
چک ۸۱ جنوبی	۲
چک نمبر ۱۳	۳
چک نمبر ۳۱ جنوبی	۱
چھنی ریحال	۱
سرگودھا	۳
روڈہ	۲
چک ۱۲۹ جنوبی	۲
چک نمبر ۱۳۳	۱
	۱۶

مقام	تعداد
ضلع شیخوپورہ	
آنبہ کالیہ	۱
چوہڑ کانہ منڈی	۱
کرتو	۴
چک ۳۶	۱
کھجلی نزد کرتو	۱
ماہڑو کے	۱
	۹
ضلع جہلم	
چک جمال	۱۱
ضلع لائل پور	
گوکھووال چک نمبر ۱۲۱	۱
چک نمبر ۲۶	۱
چک نمبر ۲۶۴	۱
لاٹھیانوالہ چک نمبر ۳۵ گ ب	۱
چک نمبر ۶۰ گ ب	۴
چک شیر کا	۱
بنگلہ کوٹ خداداد	۱
چک نمبر ۳۱۲	۱
	۱۲
ضلع گجرات	
دیونہ	۴

مقام	تعداد
عالم گڑھ	۱
گنگ چنن	۱
ڈچھو	۱
گجرات	۱
	۸
ہندوستانی کشمیر	
سرینگر	۱
ہچہ مرگ	۳
	۴
مسلیوتی ضلع ہمیرپور	۲
بجھیا ضلع مونگیر بہار	۴
تارا کورا " "	۵
بشن پورہ	۱
	۱۰
مونگرال ضلع ...	۱
منجشور "	۱
کاروبنگا پل "	۱
رسول پور - اڑیسہ	۱
میزان ہندوستان	۴
میزان بیعت	۳[illegible]

درخواست دعا:۔ ڈاکٹر صاحبان نے مشورہ دیا ہے کہ سارے دانت نکلوا دیئے جاویں۔ اس وقت تک ۲۲ دانت نکلوائے جا چکے ہیں۔ کمزوری بیحد ہو گئی ہے۔ بینائی پر بہت اثر ہو گیا ہے۔ لیٹتا ہوں تو سر میں درد ہونے لگتا ہے زیادہ دیر تک بیٹھ نہیں سکتا۔ مخلصین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرماوے (خادم محمد ابراہیم کارکن الفضل)

قرآن مجید مترجم کے ہدیہ میں رعایت

اس خیال سے کہ رمضان شریف میں احباب قرآن مجید کا ترجمہ زیادہ سے زیادہ پڑھ سکیں۔ زبردست رعایت کی گئی ہے

قرآن مجید مترجم از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ جس کے حاشیہ پر تفسیری نوٹ بھی ہیں۔ ہدیہ مجلد بارہ روپے کی بجائے دس روپے۔ حمائل شریف جس کا ترجمہ حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ اور حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ نے کیا ہوا ہے۔ ہدیہ مجلد سات روپے

ملنے کا پتہ:۔ مکتبہ احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ

غیر منتخب شدہ واقفین زندگی کے پتے مطلوب ہیں

اس سے قبل دفتر ہذا کی طرف سے کئی بار اعلان کیا جاتا رہا ہے کہ جو واقفین جو ابھی تک بلائے نہیں گئے۔ وہ اپنے موجودہ ایڈریس سے ہر تین ماہ کے بعد اس دفتر کو مطلع فرمایا کریں۔ مگر اس بارہ میں کوئی وجہ نہیں دی گئی۔ اس اعلان کے ذریعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ تمام غیر منتخب شدہ واقفین اپنے موجودہ پتوں سے مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر کو مطلع کریں۔ حضور مندرجہ ذیل واقفین جو ابھی تک منتخب نہیں ہوئے۔ اگر وہ خود اس اعلان کو پڑھیں۔ یا اور کوئی دوست جو ان کے ایڈریس کا علم رکھتے ہوں۔ پڑھیں۔ وہ براہ مہربانی مندرجہ مطلوبہ کوائف سے مطلع فرمائیں۔

(۱) عمر، تعلیم۔ (۲) بصورت شادی تعداد بچگان (۴) ماہوار آمد (۵) موجودہ ملازمت (۶) تجربہ (۷) امیر جماعت متعلقہ کا ایڈریس۔

(۱) عبد الحی صاحب ولد حاجی عیسیٰ صاحب ساکن کالیہ ڈاکخانہ بھکھی ضلع شیخوپورہ

(۲) عبد السلام صاحب ولد غلام حیدر صاحب اعوان سابق محلہ دار الرحمت قادیان

(۳) ظفر اللہ خان صاحب ولد محمد عبد اللہ صاحب تھوہا وہ ڈھلو براستہ امین آباد ضلع گوجرانوالہ

موجودہ پتہ :- معرفت چوہدری عنایت اللہ خان احمد مختار کار پورشن ایجنٹ کنٹونمنٹ ضلع لائلپور

(۴) میر احمد ولد شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس محلہ دار الرحمت قادیان

(۵) نعیم اللہ صاحب ولد میاں رمضان علی صاحب حویلی ارزخان۔ جھنگ شہر

(۶) محمد ضیاء الحق صاحب ولد چوہدری نبی بخش صاحب لیگاں کلاں تحصیل نکودر ضلع جالندھر

(۷) چوہدری عبد اللطیف صاحب ولد چوہدری عبد الرحیم صاحب اوورسیر پرنچھ روڈ۔ لاہور

(ناظر وکیل الدیوان تحریک جدید)

اخراج از جماعت اور مقاطعہ!

میاں محمد عالم صاحب حلوائی احمدی حال ساکن لاہور کے خلاف مبلغ ۲۵۱/۱۳/۶ روپے کی ڈگری سجن مستری مکمل حق صاحب ملکاساز ربوہ مطابق فیصلہ دار القضاء واجب الادا تھی۔ جس کی ادائیگی کے لئے انہیں بار بار توجہ دلائی گئی۔ اور بعض معززین کے ذریعہ سمجھایا بھی گیا۔ مگر انہوں نے اس کی ادائیگی کی طرف توجہ نہ کی۔

اس طرح نمازوں اور چندوں کی ادائیگی میں بھی کوئی حصہ نہیں لیتے۔ اس بیان کو معاملہ حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور حضور نے انہیں اخراج از جماعت اور مقاطعہ کی سزا دی ہے۔ (ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ)

اشتہار عام

بعدالت جناب محمد خاں صاحب سیال بی اے ایل ایل بی پی سی ایس سب جج صاحب بہادر درجہ اول لاہور

مسز لیلاوتی زوجہ پادری خوب داس قوم عیسائی سکنہ چک ۱۳۵/۱۶-ل تحصیل میاں چنوں ضلع ملتان

بنام :- عوام الناس

درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی تعدادی مبلغ ۱۲۲۲/- ملٹری پنشن متوفی

اشتہار

مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائلہ نے درخواست ہذا میں گذاری ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر کسی کو منظوری درخواست میں عذر ہو تو بتاریخ ۱۳ ماہ جون ۱۹۵۰ء عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر وجہ بیان کرے کہ کیوں درخواست سائل کی منظوری نہ کی جاوے۔ آج بتاریخ ۱۳ ماہ مئی ۱۹۵۰ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

اعلان نکاح

بعد اور محترم ڈاکٹر محمد عبد الاحد صاحب صدیقی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس (عثمانیہ) کا نکاح سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۱۲ اپریل ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ محترم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی صاحبزادی سلیمہ بیگم صاحبہ ایم اے کے ساتھ بہ قرارداد مہر مبلغ چار ہزار روپیہ پڑھا احباب سے درخواست ہے کہ فریقین کیلئے دعا فرمائیں

ابو الخیر صدیقی بی۔ ایس سی پلڈر دھرم آباد ریاست حیدرآباد (سندھ)

اعلان نکاح

میرے بھتیجے عزیز سید منظور احمد شاہ صاحب سٹیشن ماسٹر سقفوری والد ولد ڈاکٹر سعید الستار شاہ صاحب ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن چک ۳۳ جھنگ برانچ ضلع لائلپور کا نکاح عزیزی سعیدہ بیگم بنت سید مقصود علی شاہ صاحب مرحوم ساکن مانسہرہ ضلع ہزارہ سے بعوض ایک ہزار روپیہ مہر پر حکیم ابو الہدیٰ صاحب دہلوی نے ۲۳ مارچ کو بروز جمعہ بوقت نماز عصر پڑھایا۔ احباب سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین ثم آمین

حکیم عبد الرحمن شاہ چک ۳۳ برانچ ضلع لائلپور

جودھپور جانے والی گاڑیاں ۲۷ مئی سے بند کر دی جائیں گی

کراچی ۲۱ مئی حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ بہت جلد سندھ اور جودھپور کی مشترک سرحد پر پرمٹ سسٹم نافذ کر دیا جائے۔ آج کراچی میں ایک سرکاری اعلان شائع

ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ بہت جلد سندھ اور جودھپور کی مشترک سرحد پر پرمٹ سسٹم نافذ کر دیا جائے۔ آج کراچی میں ایک سرکاری اعلان شائع

ہوا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حکومت پاکستان اس امر کے لئے کوئی وجہ جواز تصور نہیں کرتی کہ اس سرحد پر بہت جلد پرمٹ سسٹم جاری نہ کر دیا جائے۔ کچھ عرصہ سے جودھپور کے راستے مہاجرین کی بڑی تعداد سندھ آ رہی ہے اور یہ تعداد حکومت کے لئے موجب تشویش بن گئی ہے۔ جب تک مشرقی پنجاب کے اضلاع کے حالات تشویشناک تھے اس وقت تک حکومت پاکستان نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ پرمٹ کے بغیر آنے والے مہاجرین کو سرحد پر روک دیا جائے اور انہیں پاکستان میں داخل نہ ہونے دیا جائے۔ لیکن جب سے اقلیتوں سے متعلق دونوں حکومتوں میں معاہدہ ہو چکا ہے۔ دونوں حکومتیں یہ کوشش کر رہی ہیں کہ فضا سازگار بن جائے۔ ہندوستان کے سرکاری افسر اور غیر سرکاری لیڈر اقلیت کا شبہ دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ جو لوگ حال ہی میں ترک وطن کر کے پاکستان آ گئے ہیں۔ واپس چلے جائیں اور جو لوگ ترک وطن کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اپنا ارادہ ترک کر دیں۔

بھارت کی حکومت ایسے لوگوں کے لئے بعض رعایتیں بھی دینے کو تیار ہے جو واپس چلے جائیں گے انہیں ان کی جائداد واپس دے دی جائے گی۔ ان حالات کے پیش نظر حکومت نے اس سرحد پر بھی پرمٹ سسٹم جاری کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ چونکہ گزشتہ چند ہفتوں سے اس سرحد کے راستے مہاجرین کی بڑی تعداد سندھ آ رہی تھی لہٰذا حکومت نے سرحد کے آخری حصہ تک ہنگامی حالات کے پیش نظر کئی ایک مزید مسافر گاڑیاں چلا رکھی تھیں تاکہ مہاجرین کو آسانی سے سندھ کے مختلف کیمپوں تک پہنچایا جا سکے۔ اب حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ان ریل گاڑیوں کو ۲۷ مئی سے بند کر دیا جائے۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ حکومت نے پرمٹ سسٹم کے نفاذ کے ارادے کی اطلاع کئی دن پہلے شائع کر دی تھی تاکہ ہر متعلقہ شخص اس سے آگاہ ہو جائے۔ حکومت کو پوری امید ہے کہ اس وقت تک یہ اطلاع ہر متعلقہ شخص تک پہنچ گئی ہے اور جو لوگ جودھپور کی سرحد عبور کر کے سندھ آنے کے متمنی ہیں وہ اپنا ارادہ منسوخ کر دیں گے۔

اعلان میں واضح کر دیا گیا ہے کہ اس سرحد پر چھوٹی ریلوے لائن ہے۔ چنانچہ کھوکھرا پار سے ہنفوروکیمپ تک حکومت کو بہت سے دوسرے انتظامات بھی کرنے پڑے تھے۔ مثلاً مہاجروں کے لئے پانی کی فراہمی۔ ان کیلئے اشیاء خوردنی وغیرہ کا انتظام وغیرہ وغیرہ حکومت نے اس وقت تک ان انتظامات کے لئے جو گاڑیاں مخصوص کر رکھی تھیں۔ وہ ۲۷ مئی سے بالکل بند کر دی جائیں گی۔ حکومت سرحد پر پانی اور اناج پہنچانے کیلئے اونٹ بھی بھیجا کرتی تھی۔ اب اونٹوں کا یہ سلسلہ بھی بند کر دیا جائے گا۔

حکومت نے جودھپور کے راستے سندھ آنے والوں کو مشورہ دیا ہے کہ آئندہ وہ اس راستے سفر اختیار نہ کریں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ٹرینوں اور اونٹوں کا سلسلہ بند ہو جانے کی وجہ سے انہیں سرحد کے طویل سفر میں پانی اور کھانا نہیں ملے گا۔ چونکہ ٹرینیں بند کر دی جائیں گی۔ اس لئے جو شخص اس مشورے پر عمل نہیں کرے گا اور پرمٹ نے کر بھی اس راستے سفر کرے گا اسے گرمی کی شدت میں پیدل کا صحرائی علاقہ طے کرنا پڑے گا۔ اور سفر بھی وہ سفر کہ جس میں نہ پانی ملے گا نہ خوراک۔ لہٰذا جو لوگ اس مشورے پر عمل نہیں کریں گے وہ اپنے آپ کو مصیبت میں ڈالیں گے اور اس کی ذمہ داری خود ان پر ہی عاید ہو گی۔

اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ جو لوگ پرمٹ لے کر پاکستان آنا چاہیں۔ انہیں چاہئیے کہ دوسرے راستوں سے پاکستان میں داخل ہوں۔

وزارت پھولوں کی سیج نہیں ہے

نئی دہلی ۲۲ مئی۔ پنڈت نہرو نے آج ایک تقریب میں کہا وزارت پھولوں کی سیج نہیں ہے بلکہ مشکلات کا دوسرا نام بلکہ ایک قید خانہ ہے مجھے حیرت ہے کہ بعض لوگ وزیر بننے کے لئے اتنے مضطرب کیوں ہوتے ہیں؟

پاکستان اور ایران کے معاہدے کی توثیق

طہران ۲۲ مئی۔ ایران کی سینٹ نے پاکستان ایران اور اردن کے معاہدے کی توثیق کر دی ہے۔

بھارت شام سے تجارت کا خواہاں ہے!

دمشق ۲۲ مئی۔ بھارت شام سے برآمدی اور درآمدی تجارت میں مزید اضافہ کا خواہشمند ہے۔ شام کی وزارت اقتصادیات کو بھارت کے تجارتی کمشنر کے آفس سے ایک یادداشت موصول ہوئی ہے جس میں ہندوستان کے ایسے بڑے درآمد و برآمد کرنے والے تاجروں کے نام ہیں جو وسیع پیمانہ پر تجارت کرنی چاہتے ہیں۔ یادداشت میں ان اشیاء کا بھی نام ہے جو ہندوستان برآمد کرنا چاہتا ہے نیز ان کا بھی جسے ان کی ضرورت ہے۔ (داستار)

اسلحہ بندی کے لئے ۱۲۰۰۰۰۰۰۰ پاؤنڈ کا مطالبہ

لنڈن ۲۲ مئی:۔ سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ سوئس فوج کے افسران اعلیٰ نے ملکی اسلحہ بندی کے لئے پارلیمنٹ سے ۱۲۰۰۰۰۰۰۰ پاؤنڈ کا مطالبہ کیا ہے۔

آئندہ پانچ برسوں میں سوئٹزرلینڈ کی اسلحہ بندی کے اخراجات ملک کے معمولی فوجی اخراجات کے علاوہ ہوں گے۔ جو اس وقت ۴۵۰۰۰۰۰ پاؤنڈ ہے۔ زمانہ امن میں یہ سوئٹزرلینڈ کا سب سے بڑا فوجی بجٹ ہے۔ (داستار)

روس سے برطانیہ امریکہ اور فرانس کا احتجاج

لنڈن ۲۱ مئی:۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ ہفتہ برطانیہ امریکہ اور فرانس روس کو اس امر کے متعلق علیحدہ علیحدہ احتجاجی نوٹ دیں گے کہ وہ ”عوامی پولیس“ کے بھیس میں جرمن میں فوج تیار کر رہا ہے۔ یہ فیصلہ گذشتہ ہفتہ سہ طاقتی کانفرنس میں کیا گیا تھا۔

مغرب کا خیال ہے۔ ۵۰۰۰۰ افراد پر مشتمل اس دستہ کی تشکیل میں باضابطہ فوجی تربیت دی جا رہی ہے۔ معاہدہ پوٹسڈیم کی صریح خلاف ورزی ہے۔ (داستار)

ترکستانی لیڈر کی طرف سے شاہ ابن سعود کا شکریہ

قاہرہ ۲۲ مئی۔ مصر میں رہنے والے ترکستانی فرقہ کے لیڈر السعید مبشر الطرازی نے شاہ ابن سعود کو تار روانہ کیا ہے جس میں شاہ کا اس امداد کے لئے شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ جو انہوں نے ان مسلم پناہ گزینوں کو دی جو ترکستان سے بھاگ کر سعودی عرب پہنچے ہیں۔ اس بارہ میں کہا گیا ہے کہ اعلیٰحضرت نے ان مفلس پناہ گزینوں کے ساتھ ہمدردی برتی ہے۔ جو اپنے ملک سے نکال دیئے گئے ہیں۔ اور جن پر صرف اس لئے مظالم ہوئے ہیں کہ وہ مذہب اسلام کو عزیز رکھتے ہیں۔ آپ نے انہیں موت سے بچانے کی کوشش میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ (داستار)

عراق میں آثار قدیمہ کی دریافت

بغداد ۲۲ مئی:۔ عراق کے ضلع نمرود میں کھدائی کرتے ہوئے آثار قدیمہ کے برطانوی ماہرین نے شاہ آشور ناصر پال سوم کے قدیم محل کے کھنڈرات دریافت کئے ہیں۔ جن کی دیواروں پر بڑے بڑے سانڈ اور پردار شیروں کی تصویریں منقش ہیں۔ اور بہت ہی نادر الوجود دوسری تصویریں بھی ہیں۔ بہت سی دوسری اشیاء بھی خوبصورت ہاتھی کی بنی ہوئی جن میں جا بجا سونا بھی لگا ہوا ہے۔ دریافت ہوئی ہیں۔

ایک امریکی مشن نے جو عراق میں نفر کے مضافات پر کھدائی کا کام کر رہا ہے۔ اس نے ہی سومیری خط میں لکھی ہوئی مٹی کی ۷۰۰ تختیاں پائی ہیں۔ جن میں مختلف مضامین لکھے ہوئے ہیں۔ (داستار)

لبنان اسرائیل سے براہ راست مذاکرات نہیں کرے گا

بیروت ۲۲ مئی:۔ لبنانی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ لبنان کی حکومت اس وقت تک یہودیوں سے براہ راست مذاکرات کے لئے تیار نہیں ہو گی۔ جب تک کہ عربوں کا یہ مطالبہ پورا نہ ہو جائے کہ پناہ گزین اپنے نقصان کے پورے معاوضہ کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس ملا لئے جائیں۔ (داستار)

سی۔ ایس۔ آئی پاکستان میں مہاجروں کی مدد کریگا

لنڈن ۲۱ مئی:۔ پاکستان میں پناہ گزینوں کی آبادکاری میں مدد کرنے کے لئے امدادی کارکنوں کی ایک جماعت تیار کرنے کے لئے ”سروس سول انٹرنیشنل“ (C. S. I) کے نام سے یہاں ایک دفتر کھول دیا گیا ہے۔ اس وقت یہ ادارہ چھ رضاکاروں کا ایک بین الاقوامی دستہ رکھتا ہے۔ جو دہلی کے علاقہ میں امدادی کام کر رہا ہے کہا جاتا ہے۔ کہ اس جماعت کے لیڈر پاکستانی حکام سے مذاکرات کے لئے عنقریب کراچی روانہ ہونے والے ہیں۔

لنڈن میں سی۔ ایس۔ آئی کی شاخ نے پاکستان ہائی کمشنر سے گفتگو شروع کی ہے۔ لیکن اس کی تفصیل نہیں معلوم ہو سکی۔ ادارہ کے ایک ترجمان نے بتایا۔ کہ پاکستان کی حکومت اس منصوبہ کا ”خیر مقدم“ کرتی ہے۔ لیکن سرکاری منظوری اب تک حاصل نہیں ہو سکی۔ بھارت کے ایک ادارہ اسکیم کیلئے ۵۰۰۰ پاؤنڈ کی اپیل کی گئی ہے۔ لیکن اس رقم کا کچھ حصہ پاکستان کے مشن کے لئے تفویض کر دیا جائیگا۔ (داستار)